السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ارشاد باری تعالی ہے:

إِنَّما يَعمُرُ‌ مَسـٰجِدَ اللَّهِ مَن ءامَنَ بِاللَّهِ وَاليَومِ الءاخِرِ‌... ﴿١٨﴾... سورة التوبة

اس میں آباد کرنے سے کیا مراد ہے؟ کیا کافروں کے لیے مسجد کی تعمیر میں حصہ لینا جائز ہے؟ کیا عیسائی کارکنوں سے مسجد کے بنانے میں کام لیا جاسکتا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مسجدیں درحقیقت نماز، اطاعت، اعتکاف اوران تمام بدنی اورقولی عبادات سے آباد ہوتی ہیں، جوان میں سرانجام دی جائیں۔ گویا اس آیت میں ان لوگوں کی تعریف کی گئی ہے، جو مسجدوں میں مختلف قسم کی عبادات سرانجام دیتے ہیں، نیز ان لوگوں کے لیے قرآن نے یہ شہادت دی ہے کہ وہ ایمان دار ہیں جیسا کہ اس مرفوع حدیث میں بھی ہے، جسے امام ترمذی نے حسن قرار دیا ہےa:

إِذَارَأَيْتُمُ الرَّجُلَ يَتَعَاهَدُ الْمَسْجِدَ فَاشْهَدُوالَهُ بِالْإِيمَانِ» جامع الترمذی التفسير باب ومن سورة التوبة حديث: 802 واللفظ له»

’’تم جب کسی آدمی کو مسجدوں میں آتے جاتے دیکھو تو اس کے ایمان کی گواہی دو۔‘‘

اس حدیث میں بھی گویا اسی آیت سے استدلال ہے، اسی لیے اللہ تعالیٰ نے مشرکوں کے مسجدوں کو آباد کرنے کی نفی فرمائی ہے:

ما كانَ لِلمُشرِ‌كينَ أَن يَعمُر‌وا مَسـٰجِدَ اللَّهِ ﴿١٧﴾... سورة التوبة

’’مشرکوں کو زیب نہیں دیتا کہ وہ مسلمانوں کی مسجدوں کو آباد کریں‘‘

مسجدوں کی آبادی میں یہ بات بھی شامل ہے کہ حصول ثواب کی نیت سے انہیں پاک مال سے تعمیر کیا جائے، اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے مسجد تعمیر کرنے کی فضیلت کے بارے میں احادیث موجود ہیں۔ مسجدوں کی تعمیر میں مال خرچ کرنا کفار کے لیے مفید اور منفعت بخش نہیں ہوسکتا کیونکہ شرک کی وجہ سے ان کے اعمال رائیگاں ہوجاتے ہیں، البتہ انہوں نے اپنے مال سے کسی مسجد کو بنایا یا اس کی تعمیر میں حصہ لیا ہو تو اس میں نماز پڑھنا جائز ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص84

محدث فتویٰ